سکاٹ لینڈ میں ۲ دو افراد کا قبول احمدیت

انگریز مبلغ اسلام مسٹر بشیر آرچرڈ کی مساعی

(از مکرم مسٹر بشیر احمد صاحب آرچرڈ واقف زندگی)

مجھے گلاسکو میں تبلیغ اسلام کے لئے آئے ہوئے قریباً دو ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اس عرصہ میں شہر ہی میں میرا قیام رہا اور سکاٹ لینڈ کے دوسرے علاقوں میں جانے کا موقع نہیں مل سکا گلاسگو دینی ذات میں ایک بڑا شہر ہے اور خدا کے فضل و کرم سے احمدیت اور اسلام کے پوری کامیابی کے ساتھ مستحکم ہونے کے آثار اس جگہ نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو احباب حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے ہیں اور بہت سے دیگر دوست دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ پہلے دوست جنہوں نے بیعت فارم پر کیا ہے ایک پاکستانی دوست ہیں ان کا نام میاں بشیر احمد ہے اور محکمہ ریلوے میں کام کرتے ہیں۔ دوسرے جنہوں نے حال ہی میں احمدیت قبول کی ہے ایک سکاٹش مسلم ہیں۔ ان کا نام عبدالحق ہے۔ انہیں میرا ٹریکٹ جو کہ میں نے ۵۰۰۰ کی تعداد میں تقسیم کرنے کے لئے طبع کرایا ہے ملا اور پڑھ کر مجھ سے مزید معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے مجھ سے متعدد ملاقاتیں کیں اور آخر خدا کے فضل سے انہیں ہدایت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ دونوں دوست درمیانی عمر کے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی استقامت اور سکاٹ لینڈ مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بشیر احمد آرچرڈ

ضروری اعلان

جناب غلام محی الدین خانصاحب مرحوم ساکن کانگڑاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور کے ورثہ کے معلوم نہیں کہ فسادات ۱۹۴۷ء کے بعد کہاں آباد ہیں۔ صیغہ ہذا کو ان کے پتہ کی ضرورت ہے اس لئے اگر ان کے لڑکوں میں سے کوئی اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے اور دیگر بھائیوں کے پتہ سے صیغہ ہذا کو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔ اور اگر کوئی دوست ان کی جائے رہائش سے واقف ہوں تو صیغہ ہذا کو اطلاع دیں۔ ایک ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ چنیوٹ ضلع جھنگ

تقرر امیر جماعت احمدیہ مردان (سرحد)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنصرہ العزیز نے میاں شہاب الدین صاحب کا تقرر بطور امیر جماعت احمدیہ مردان (سرحد) ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے بغرض اطلاع شائع کیا جاتا ہے۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر سندھ اور جماعتیں

احباب کو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دنوں حضور کی آنکھوں پر شدید حملہ ہوا تھا گو پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت افاقہ ہے لیکن بوجہ آنکھوں کی بیماری کے دھوپ کی برداشت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اس دفعہ حضور سندھ تشریف لے جاتے ہوئے حسب سابق جماعتوں سے ملاقات نہ فرما سکیں گے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ربوہ سے حیدرآباد تک کوئی جماعت ملنے کے لئے نہ آئے۔

(اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ امۃ اللہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ عرصہ ۷ ماہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ بیماری سخت پیچیدگی اختیار کرتی جاری ہے نقاہت بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار غلام محمد ثاقب

(۲) میں گذشتہ ایک ماہ سے پائیوریا کے مرض میں مبتلا ہوں۔ نیز میری اہلیہ اور لڑکی دونوں بیمار ہیں۔ علاوہ ازیں مجھے بعض دیگر مشکلات بھی درپیش ہیں اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میری اور میرے اہل خانہ کی صحت یابی اور مشکلات کے دور ہونے کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مہر علی ہزاروی دیہاتی مبلغ

(۳) عرصہ چھ ماہ سے قوت سماعت سے محروم ہوں۔ اگر آئندہ دو ماہ میں قوت سماعت عود نہ کر آئی تو ملازمت ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ تمام احمدی بھائیوں سے دعا کے لئے خاص طور پر درخواست ہے۔ عبدالستار خان احمدی از چاٹگام

(۴) اس سال متعدد احمدی دوست یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالحفیظ خاں ایم۔ اے۔ ایس۔ سی
سنت نگر لاہور

(۵) منشی فتح دین صاحب کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی چھوٹی بچی امۃ اللطیف زیادہ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت عاجلہ و کاملہ بخشے۔

(۶) اہلیہ جمعدار شرافت احمد صاحب صاحب راولپنڈی ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر!

۱۔ حضرت اماں جی صاحبہ حرم حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل اپنی لائبریری میں مطالعہ کر رہے تھے میں بھی وہاں چلی گئی۔

آپ نے دیکھ کر مجھے فرمایا۔ بیوی تم کہتی ہو گی نور الدین تم سے باتیں کرے نورالدین امام غزالیؒ سے باتیں کر رہا ہے۔ کبھی امام حنبلؒ کی مجلس میں ہوتا ہے۔ کبھی مالکؒ سے سوال کرتا ہے اور ان سے جواب لیتا ہے۔

۲۔ حضرت اماں جی صاحبہ حرم حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مجھے بتایا کہ ایک روز حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس ایک کشمیری دھسہ (کمبل) آیا۔ آپ نے وہ کمبل کسی ضرورتمند کو دے دیا۔ اس روز کئی کمبل آئے اور سب کے سب آپ نے تقسیم کر دئے۔ ایک کمبل آیا تو مجھے خیال آیا کہ گھر کے لئے بھی ایک کمبل رہنا چاہئے۔ میں نے کہا یہ کمبل آپ کسی کو نہ دیں۔ آپ نے وہ کمبل مجھے دے دیا اور فرمایا ہم تو اپنے مولیٰ سے سودا کر رہے تھے۔ وہ بھیجتا تھا اور ہم کسی حاجتمند کو دے دیتے تھے تم نے ہمارا سودا خراب کر دیا۔ اب کوئی کمبل نہ آئے گا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ سلسلہ بند ہو گیا۔

عبدالوہاب عمر دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

ہند کی الومینیم کی صنعت کو امداد

نئی دہلی ۱۸ مئی۔ حکومت ہند نے الومینیم کی صنعت کو امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے اس کی وجہ سے ہندوستانی الومینیم کمپنی اور ہندوستان کی الومینیم کارپوریشن کو امداد دی جائے گی۔ اس امداد کی مقدار ان کے تیار کردہ سامان کی مناسب قیمت فروخت کے فرق کے برابر ہو گی۔ امداد دیتے وقت یہ خیال رکھا جائے گا کہ سامان کی بنیادی پر ان کی کیا لاگت آتی ہے۔ اور اس قسم کی درآمد شدہ اشیاء کی کیا مناسب قیمت فروخت ہے۔ اس قسم کی امداد ابتداء میں تین سال کے لئے منظور کی جائے گی۔

(دستار)

برما میں پیدا ہونے والے برطانوی باشندوں کی افسوسناک حالت

لنڈن ۱۸ مئی۔ برطانیہ کے کئی ایک باشندے جو سرکاری طور پر زندہ نہیں ہیں برما میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کو برطانوی پاسپورٹ نہیں ملتے۔ چونکہ قدیم برطانوی حکومت کے ذخیرہ دفاتر اور برما میں پیدائش کے اندراج سے واقفیت نہ تھی۔ اس لئے برما میں پیدا ہونے والے اپنی حیثیت کا دستاویزی ثبوت مہیا نہیں کر سکتے۔ دوسرے ریکارڈ جو ان کی شناخت کر سکیں جاپانیوں کے ہاتھوں تباہ ہو گئے۔

(دستار)

مغربی پنجاب کے گورنر کی خدمت میں

سوا لاکھ روپے کی تھیلی

لاہور ۱۸ مئی۔ ایک دن گوجرانوالہ کے ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ہز ایکسی لینسی سر فرانسس موڈی کی خدمت میں اہالیان گوجرانوالہ کی طرف سے ایک لاکھ پچیس ہزار کی تھیلی پیش کی گئی جس میں سے ایک لاکھ روپیہ کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے اور پچیس ہزار پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کے لئے پیش کیا گیا۔

سپاسنامہ کے جواب میں ہز ایکسی لینسی نے مسلمان مہاجرین کے حق میں متروکہ جائداد کی دوبارہ الاٹمنٹ سے متعلق اپنی حکومت کے زاویہ نگاہ کی توضیح فرمائی۔ اور مہاجرین کو یقین دلایا کہ اگر انہوں نے باقاعدہ طور پر متروکہ جائدادیں اپنے نام الاٹ کرائی ہیں تو انہیں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔

صوبہ کی غذائی حالت کے متعلق ہز ایکسی لینسی نے بتایا کہ فصل ربیع کا مستقبل نہایت تاریک ہے جس کے نتیجہ میں غلہ کی قیمتوں میں مزید بھی اضافہ ہو گا پچھلے سال حکومت کو گراں قیمت پر باہر سے غلہ منگانا پڑا۔ لیکن اسے کم نرخ پر لوگوں میں اس مقصد کیلئے فروخت کیا کہ غریب آدمی کی جیب پر برا اثر نہ پڑے۔

روزنامہ الفضل
مورخہ ۱۹ر مئی ۱۹۴۹ء

ترقی پسندی

آجکل یہاں ترقی پسندوں کا اخبارات میں بہت چرچا ہے۔ خاص کر یکم مئی کو جو ترقی پسند مصنفین نے جلسہ منعقد کیا۔ اور جو کچھ اس جلسہ میں کہا سنا گیا۔ اس پر بہت سے دے ہو چکی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ اس جلسہ میں جو کچھ ہوا۔ اس کے متعلق بعض اخبارات نے اب تک جو کچھ اظہار مخالفت کیا ہے۔ وہ بے بنیاد نہیں سمجھا جا سکتا۔ ہمارے ایک دوست نے جن کی دیانت پر ہمیں پورا اعتماد ہے ہمیں بتلایا کہ وہ خود اس جلسہ میں موجود تھے۔ اور جو کچھ اخبارات میں اس جلسہ کی روئیداد شائع ہوئی ہے۔ وہ اس سے بہت کم ہے۔ جو وہاں واقعہ ہوا۔ اسی طرح اخبارات میں کئی دیگر چشم دید شہادتیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ اور اگر ان باتوں میں مبالغہ بھی سمجھ لیا جائے۔ تو پھر بھی یہ نتیجہ نکالنا مشکل ہے۔ کہ وہاں کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ جو قابل اعتراض تھی۔ پھر ترقی پسند مصنفین کی عام تحریرات سے بھی یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ کہ اس نام کو اختیار کرنے والے اور اس ادارہ کے ارکان جن کے اہتمام میں یکم مئی کا جلسہ ہوا تھا۔ ادب و اخلاق میں جو اسیوں کے ضرور مرتکب ہوئے ہوں گے۔ اور جوش میں ان کا بے لگام ہو جانا اغلب ہے۔

ہم کو شاید اس پر اعتراض کرنے اور ناراض ہونے کا حق نہیں ہے۔ کہ کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا منکر ہے۔ یہ ایک اعتقادی بات ہے۔ اور اعتقاد کا تعلق کسی کے اپنے ضمیر سے ہوتا ہے۔ اعتقاد باہر سے کسی کے دل میں ٹھونسا نہیں جا سکتا۔ ہمیں اس پر بھی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے الحادی اعتقادات کے لئے کوئی دلائل پیش کرے۔ بلکہ ہم یہاں تک بھی جانے کو تیار ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر تنقید کرنے کا بھی حق ہونا چاہیئے۔ لیکن ہم یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ایسی تنقید کا انداز ذلیل اور پست بدحواسیوں کا مظاہرہ ہو۔ ترقی پسندی کے معنی اگر لاابالی پن ہے۔ اگر اس کے معنی سنجیدہ باتوں پر استہزاء اور تمسخر کے انداز میں بحث کرنا ہے۔ تو اس کو بازاری پن کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ بجائے اس کے کہ اسکو ترقی پسندی کہا جائے پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ لوگ بھوک کے مارے بدحواس ہو گئے ہیں۔ اور اس لئے قابل رحم ہیں۔ ان کی بدحواسیوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ سب کو معلوم ہے۔ کہ لاہور کے ترقی پسند مصنفین میں ایسے ذی ثروت لوگ بھی شامل ہیں۔ کہ اگر وہ چاہیں۔ تو اپنے بھوکے ساتھیوں کے پیٹ بھر سکتے ہیں۔ بلکہ اگر وہ چاہیں۔ تو اپنے نعمت خانوں کے نیچے کھچے ٹکڑوں پر اپنے ساتھیوں کو عیاشیاں کرا سکتے ہیں۔ اور ہمیں حیرانی ہے ان بھوکوں پر کہ وہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو ہر تفصیل کے ساتھ دیکھ سکتے ہیں۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر ان کو نظر نہیں آتا۔ بے شک غیر ترقی پسند سرمایہ دار بھوکوں کو مذہب۔ معاشرہ وغیرہ کھلونے دے کر بہلانا چاہتے اور آپ کو شاہراہ ترقی سے بھٹکانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ جو خدا اور رسول کی دشمنی کی بھنگ پلا کر تمہارا رقص بسمل دیکھنے آتے ہیں۔ اور اس رقص میں لباہر خود بھی چند لمحوں کے لئے تمہارے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ اور جلسہ منتشر ہونے پر اپنی موٹروں میں ہوا کی خبر لاتے ہیں۔ ان کے برخلاف تمہاری صدائے احتجاج کیوں گھٹ کے رہ جاتی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ تم پہلے اپنے گھر کی صفائی کیوں نہیں کرتے۔ جب وہ تمہاری مجالس میں تشریف لاتے ہیں۔ تو تمہاری آنکھیں کیوں فرش راہ ہو جاتی ہیں۔ تم اپنے نظام کی تمام باگ ڈور کیوں ان کے ہاتھ میں دے دیتے ہو۔ اگر غیر ترقی پسند سرمایہ دار تمہارے ساتھ فریب کرتا ہے۔ اور تم کو مذہب۔ خدا اور رسول کا نشہ پلانا چاہتا ہے۔ تو کیا کبھی تم نے یہ بھی سوچا ہے کہ یہ ترقی پسند سرمایہ دار تم کو خدا۔ رسول اور مذہب کی دشمنی کی بھنگ پلا کر بدحواس کر دیتے ہیں۔ اور یکم مئی کو یکم اپریل بنا دیتے ہیں۔

ہم تو ملکیت کے اصول کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی اصولوں کے مطابق تقسیم دولت کے حامی ہیں۔ اور مانتے ہیں کہ ہر بشر کو اپنی قابلیت سے کمائی ہوئی دولت کو اپنے لئے استعمال کا ان حدود کے مطابق جو اسلام نے مقرر کی ہیں۔ حق حاصل ہے۔ مگر تم تو اس کو نہیں مانتے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ تم اپنے ادارہ میں ان لوگوں کو بھی برداشت کر لیتے ہو۔ جو پانچ سو یا ہزار روپیہ ماہوار کماتے ہیں۔ اور سب اپنے نفس پر خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ تم میں ایسے بھی ہیں۔ جو مہینہ کا راشن بھی مشکل سے پورا کر سکتے ہیں۔ آخر بھوکے بٹیروں اور بٹیر بازوں کی معیشت اور معاشرہ میں یہ زمین و آسمان کا فرق کیوں ہے۔ پھر کیا ترقی پسندی اللہ اور اللہ کے رسول کو کوسنے کا ہی نام ہے۔ اگر ترقی پسندی معاشرہ میں مساوات پیدا کرنے کا نام ہے۔ اور اگر ترقی پسندی کا تقاضا ہے۔ کہ دنیا کی پیداوار کو تمام لوگوں کی مساوی ملکیت بنا دیا جائے۔ اور اگر تم تمام ملک میں اسکو رائج نہیں کر سکتے۔ کیونکہ رجعت پسند تم کو کچھ نہیں کرنے دیتے۔ تو تم اپنے ادارہ میں تو ان اصولوں کو قائم کر سکتے ہو۔ اس میں تو روک نہیں ہونی چاہیئے۔ ادارہ کے اندر تو سب ایک ہی خیال کام کرتا ہے۔ نہایت امن سے تم ایک اچھا نمونہ قائم کر سکتے ہو۔ مگر افسوس ہے۔ ابھی تک تم نے اس طرف ایک بھی قدم تو نہیں اٹھایا۔ ورنہ تم کو سرمایہ دار ساتھیوں کے سامنے ادارہ کے اخراجات مہیا کرنے کے لئے گداگری کا ہاتھ لمبا کیوں کرنا پڑتا۔ اپنے ادارہ کے اندر امن و آرام سے عدل و انصاف قائم کرنے سے تم کو کیا چیز مانع ہے۔

لیکن شاید امن۔ عدل اور انصاف بھی رجعت پسندی ہے۔ شاید ترقی پسندی کے معنی ہیں۔ خون کی ندیاں بہا دینا۔ عدل و انصاف کو لعنت سمجھنا۔ ہر اس چیز کو برا سمجھنا۔ جو دوسروں کے نزدیک اچھی ہے۔ اور ہر اس چیز کو اچھی سمجھنا جو دوسروں کے نزدیک بری ہے۔ صرف مخالفت کا جذبہ تو ترقی پسندی ہے۔ باقی سب کچھ رجعت پسندی۔ چونکہ دوسرے روشنی کو روشنی سمجھتے ہیں۔ تم اسکو اندھیرا سمجھو۔ لوگ اسلام کو اچھا کہتے ہیں۔ تم اس کو برا کہو۔ لوگ خدا اور رسول کی عزت کرتے ہیں۔ تم ان کی توہین کرو۔ کیا اسی سپرٹ کا نام ترقی پسندی ہے۔ اگر یہی ترقی پسندی ہے۔ تو یقیناً ترقی پسند ادب نام ہے چند گالیوں کا اور چند طنزوں کا۔ اگر یہی ترقی پسند ادب ہے۔ تو ایک معمولی بھٹیاری کو شمس الادباء کا خطاب کیوں نہ دیا جائے۔ ابھی آپ کی نگارشات میں تو شاید وہ شان آئی ہی نہیں۔ جو ایک بھٹیاری کے کلام میں ہوتی ہے تم اسلام پر۔ اسلام کے خدا اور اسلام کے پیغمبر پر تنقیدیں کرتے ہو۔ تو بڑے شوق سے کرو۔ اسلام کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو تمہارے لادینی تصورات سے ڈرتا ہو۔ اسلام کا خدا کوئی مٹی کا بت نہیں ہے۔ جس کو تم ایک ٹھوکر سے توڑ دو گے۔ اور اسلام کا پیغمبر کوئی ایسا لیڈر نہیں ہے۔ جو مارکس۔ لینن یا سٹالن کے سامنے اپنی نگاہ جھکائے۔ لیکن ذرا سوچو تو سہی۔ کیا تمہارا بھٹیار پن چاند سے اسکی چاندنی۔ گلاب کے پھول سے اسکی خوشبو۔ اور نسیم سحر سے اسکی دلآویزی چھین سکتا ہے۔؟

اسلام جو لائحہ زندگی پیش کرتا ہے۔ اس کو تم اس لئے رد کر دینا چاہتے ہو۔ کہ وہ تیرہ چودہ سال کا پرانا ہو چکا ہے۔ اگر محض کہنگی کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ تو پھر تم چاند کی چاندنی۔ پھول کی خوشبو اور نسیم سحر کے جھونکوں کو کیوں نہیں رد کر دیتے۔ یہ تو ابتدائے آفرینش سے چلے آتے ہیں۔

تم جو بڑھ بڑھ کر باتیں بناتے ہو۔ اسلام پر زبانِ طعن و تشنیع دراز کرتے ہو۔ اسلام کے خدا اور رسول پر تنقیدیں کرتے ہو۔ کیا تم نے کبھی اسلام کا مطالعہ کیا ہے۔ جو نظام حیات وہ پیش کرتا ہے۔ اسکو سمجھنے کی کبھی کوشش کی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کو پرکھا ہے۔ نہیں تم تو مارکس۔ لینن اور سٹالین کی زندگیوں کے رسیا ہو گئے ہو۔ اس میں تمہارا بھی شاید کوئی قصور نہیں۔ ملاّ نے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کا نقشہ تمہارے سامنے پیش کیا۔ تم اسکو دیکھ کر بدک گئے۔ اور مارکس کی آغوش میں جا پڑے۔ کاش تم میں غور و خوض کی صحیح روح بیدار ہو جاتی۔ اور تم خود اس نظام حیات کو قرآن کریم سے معلوم کرتے۔ جو اس میں پیش کیا گیا ہے۔ تو تمہاری نظر میں تمام روسی اور اشتراکی لٹریچر محض پریوں اور جنوں کے افسانے معلوم ہوتا۔ جو بچوں کو بہلانے کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ تم کو زندگی کا وہ مرکزی راز معلوم ہو جاتا۔ جو اس دنیا کو امیر اور غریب دونوں کے لئے حقیقی جنت بنا دیتا ہے۔ جو امیری میں فقیری اور فقیری میں امیری کرنا سکھاتا ہے۔ محض تخیل میں نہیں حقیقی طور پر۔ اسلام جو انقلاب پیدا کرتا ہے۔ وہ حقیقی انقلاب پیدا کرتا ہے۔ وہ کوئی ایسا آئیڈیل پیش نہیں کرتا۔ جو محض طاق خیال کا گلدستہ بنا رہے۔ اور حقیقت کی دنیا میں وجود پذیر نہ ہو سکے۔

یہ صرف اسلام ہی ہے۔ جو ابوذرؓ۔ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے فقیر شہنشاہ اور ناصر الدین علیہ الرحمۃ اور نگ زیب علیہ الرحمۃ جیسے شہنشاہ فقیر پیدا کر سکتا ہے۔ اسلام ہی ہے جو حضرت بلال رضؓ کو مغرور سرداران عرب کا بھی سردار بنا سکتا ہے۔ اور عمرو بن عبد العزیز جیسے شہنشاہ کو اپنے ادنیٰ سے ادنیٰ خادم کا بھی خادم بنا دیتا ہے۔

تم کہتے ہو اسلام مردہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تم خود مردے ہو۔ تمہاری زندگی کی آگ بجھ چکی ہے۔ تمہارے سینوں میں حرارت نہیں رہی۔ تمہارے دماغ شل اور تمہارے جذبات یخ ہو چکے ہیں۔ تم اشتعال انگیز نعروں اور عریاں نویسی سے اپنے آپ کو گرمانا چاہتے ہو۔ تم مصنوعی آگ سے حرارت غریزی کا کام لینا چاہتے ہو۔ تم اپنی جامد روح کو بدحواسیوں کے نشے سے متحرک کرنا چاہتے ہو۔ چونکہ تمہاری رگوں میں زندگی کا لال لال خون نہیں ہے اس لئے تم سرخ جھنڈیوں کے نظارے سے اس کمی کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ تم آم کی گٹھلی سے آم کا رس لینا چاہتے ہو۔ کیا آم کی گٹھلی سے آم کا رس نکل سکتا ہے۔ نہیں۔ مگر ہاں نکل سکتا ہے۔ اس کو زمین میں دبا دیا جاتا ہے۔ یہ زمین کے اندر گل سڑ جاتی ہے۔ مگر اس سے ایک نئی زندگی کی شاخ پھوٹتی ہے۔ جو زمین سے باہر سر نکال کر بڑھتی اور نشوونما پانے لگتی ہے گرم و سرد زمانہ کے دوروں سے گزرتی ہے۔ اور بڑھتے بڑھتے ایک عظیم الشان درخت بن جاتی ہے۔ پھر اس میں بور پڑتا ہے۔ اور آم لگتے ہیں۔ جو ہم کو میٹھا رس دیتے ہیں۔ فرض کرو تم ایک آم کی گٹھلی ہو۔ تم اسکو کتنا نچوڑو۔ اس سے میٹھا رس نہیں نکل سکتا۔ تم لاکھ ترقی پسندی کے طریقے اختیار کرو کبھی ہو نہیں سکتا۔ کہ ان طریقوں سے تم اپنے آپ سے میٹھا رس حاصل کر سکو۔ مگر اسلام اس خشک گٹھلی سے ایسا درخت بنا دے گا۔ کہ سالہا سال تک تم اپنی زندگی کا میٹھا رس کھا سکو گے۔

مساواتِ اسلامی پر ایک مختصر نوٹ

(از سیرۃ خاتم النبیین حصہ سوم جزو اوّل مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

(۴)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اسلام نے مساواتِ انسانی کے متعلق بہترین تعلیم دی ہے چنانچہ (۱) سب سے پہلے اس نے اس اصول کو بیان کیا ہے کہ سب لوگ ایک ہی جنس کی مخلوق اور ایک ہی باپ کی نسل اور ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ اس لئے نسلی لحاظ سے سب کا حق برابر ہے (۲) اس کے بعد اس نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ نسلی وحدت کے باوجود یہ ممکن ہے کہ جس طرح زمین کے پیٹ میں ایک ہی قسم کے عناصر مختلف قسم کی صورتیں اور مختلف قسم کے خواص اختیار کر کے مختلف قسم کی معدنیات کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح مختلف انسان بھی بعد کے حالات کی وجہ سے مختلف قوموں اور قبیلوں میں تقسیم ہو کر مختلف اوصاف اختیار کر سکتے ہیں۔ مگر اس فرق کی وجہ سے کسی قوم یا کسی قبیلہ یا کسی فرد کو کسی دوسرے پر بیجا فخر اور تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے جو قوم یا جو شخص آج نیچے ہے وہ کل کو اوپر ہو جائے۔ (۳) اس کے بعد اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ اس وحدتِ نسلی کے علاوہ مسلمان خصوصیت کے ساتھ ایک دوسرے کے بھائی ہیں کیونکہ وہ ایک ایمان کے حامل اور ایک ہی دامن رسالت سے وابستہ ہونے کی وجہ سے ایک ہی روحانی باپ کے بچے ہیں پس انہیں ہر حال میں بھائی بھائی بن کر رہنا چاہئے۔ (۴) اس کے بعد اسلام یہ بتاتا ہے کہ بے شک مومنوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے مگر یہ فرق ان کے ذاتی اوصاف پر مبنی ہونا چاہئے اور بہر حال خدا کے نزدیک زیادہ عزت والا شخص وہ ہے جو دینداری اور تقویٰ اور جذبۂ خدمت میں دوسروں سے آگے ہے (۵) اس کے بعد اسلام یہ ہدایت دیتا ہے کہ کسی شخص کے دینی امتیاز یا دنیوی بڑائی کی وجہ سے یہ نہیں ہونا چاہئے کہ قضائی اور عدالتی معاملات میں کوئی فرق ملحوظ رکھا جائے کیونکہ عدالتی حقوق کے میدان میں سب لوگ قطعی طور پر برابر ہیں۔ (۶) اس کے بعد اسلام اس زرّیں اصول کو بیان کرتا ہے کہ قومی عہدوں کی تقسیم میں صرف ذاتی اہلیت کو دیکھنا چاہئے اور بلا لحاظ امیر و غریب اور بلا لحاظ نسل و خاندان جو شخص بھی کسی عہدہ کا اہل ہو اسے وہ عہدہ سپرد کرنا چاہئے خواہ وہ کوئی ہو۔ (۷) اس کے بعد اسلام یہ ارشاد فرماتا ہے کہ گو کسی صاحب عزت شخص کا واجبی اکرام کرنا اچھے اخلاق کا حصہ ہے مگر تمدنی معاملات میں سب مسلمانوں کو آپس میں اس طرح مل جل کر رہنا چاہئے کہ وہ ایک خاندان کے افراد نظر آئیں۔ وہ مجلسوں میں بلا لحاظ امیر و غریب مل جل کر بیٹھیں۔ اگر کوئی امیر دعوت کرے تو اس میں غریبوں کو بھی ضرور بلائے۔ اور اگر کوئی غریب دعوت کرے تو امیر اس سے انکار نہ کریں۔ اور (۸) بالآخر اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ بیاہ شادی کے معاملات میں بیوی کا انتخاب اس کے ذاتی اوصاف اور ذاتی نیکی کی بناء پر ہونا چاہئے نہ کہ اس کے حسب نسب اور مال و دولت وغیرہ کی بناء پر۔

اسلام میں دولت کی تقسیم کا نظریہ

اس کے بعد دولت کی تقسیم کا سوال آتا ہے جو آجکل کی اشتراکیت اور سرمایہ داری کی باہمی کشمکش کا جولانگاہ بنا ہوا ہے۔ سو گو اس بحث کا اصل موقعہ تو انشاء اللہ دوسری جگہ آئے گا مگر اس جگہ مختصر طور پر اس قدر بیان کر دینا ضروری ہے کہ اس اہم سوال کے متعلق بھی اسلام نے ایک ایسی اعلیٰ اور وسطی تعلیم دی ہے جس کی نظیر کسی دوسری جگہ نہیں ملتی۔ کیونکہ جہاں اسلام نے عام حالات میں دولت پیدا کرنے کے انفرادی حق کو تسلیم کیا ہے وہاں اس نے ملکی دولت کو سمونے کے لئے ایک ایسی مشینری بھی قائم کر دی ہے کہ اگر اسے اختیار کیا جائے تو کسی ملک یا کسی قوم کی دولت کبھی بھی عامۃ الناس کے ہاتھوں سے نکل کر چند افراد کے ہاتھوں میں جمع نہیں ہو سکتی۔ میں اس جگہ اختصار کے خیال سے اس مشین کے صرف چار پرزوں کے بیان پر اکتفا کروں گا:-

۱۔ سب سے اوّل نمبر پر اسلامی قانونِ ورثہ ہے۔ جس کی رو سے ہر مرنے والے کا ترکہ صرف ایک بچے یا صرف نرینہ اولاد یا صرف اولاد کے ہاتھ میں ہی نہیں جاتا بلکہ سارے لڑکوں اور ساری لڑکیوں اور بیوی اور خاوند اور ماں اور باپ اور بعض صورتوں میں بھائیوں اور بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں میں ایک نہایت مناسب شرح کے ساتھ تقسیم ہو جاتا ہے۔ (سورۃ نساء رکوع ۲) اگر کوئی مسلمان زمیندار مرتا ہے تو اس کی زمین اس کے سب وارثوں میں تقسیم ہو گی۔ اگر کوئی دوکاندار مرتا ہے تو اس کی دوکان کا مال سب وارثوں کو پہنچے گا۔ اگر کوئی کارخانہ دار فوت ہوتا ہے تو اس کے کارخانہ کا حصہ بھی سارے وارثوں میں بٹے گا۔ وعلیٰ ہذا القیاس اس طرح گویا اسلام نے دولت کی دوڑ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بعض قدرتی روکیں یعنی ہرڈلیں (Hurdles) قائم کر دی ہیں۔ اور ہر نسل کے خاتمہ پر ایک روک یعنی ہرڈل سامنے آ کر اس فرق کو کم کر دیتی ہے جو گذشتہ نسل کے دوران میں پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ تقسیم ورثہ کا یہ قانون جس کامل اور مکمل صورت میں اسلام نے قائم کیا ہے وہ کسی اور جگہ نظر نہیں آتا اور اس قانون کی تفصیلات پر نظر ڈالنے سے جس کے بیان کرنے کی اس جگہ گنجائش نہیں صاف محسوس ہوتا ہے کہ اس نظام ورثہ میں صرف مورث کو ورثہ پہنچانا ہی مدّنظر نہیں ہے بلکہ ملکی دولت کو سمونا بھی اس کا ایک بڑا مقصد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہر مرنے والے کو اپنے مال کے ایک ثلث یعنی ایک تہائی کی وصیت کی اجازت بھی دی ہے اور یہ وصیت ورثا کے حق میں جائز نہیں رکھی گئی۔ (بخاری و مسلم) گویا اس ذریعہ سے اسلام نے ورثہ کی جبری تقسیم کے علاوہ اس بات کا دروازہ بھی کھولا ہے کہ نیک دل لوگ اپنے اموال کو مزید مستحقین میں تقسیم کرنے کا موقع پا سکیں۔ مگر افسوس ہے کہ وصیت کے نظام سے فائدہ اٹھانا تو درکنار آجکل کے مسلمانوں نے ورثہ کی جبری تقسیم والے حصہ کو بھی پس پشت ڈال رکھا ہے اور سرمایہ داری کے خمار نے لڑکیوں اور بیویوں اور ماں باپ تک کو ان کے جائز حق سے محروم کر دیا ہوا ہے۔ بہر حال اسلام کا قانون ورثہ ایک ایسا بابرکت نظام ہے کہ جس کے ذریعہ تھوڑے تھوڑے وقفہ پر ملک کی دولت کے سمونے کا عمل جاری رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے یہ ہدایت بھی دی ہے کہ قومی نسل کو بڑھانے کے ذرائع اختیار کرتے رہو (سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۴ و بخاری کتاب النکاح) پس جب ایک طرف نسل ترقی کرے گی اور دوسری طرف ورثہ وسیع ترین صورت میں تقسیم ہو گا تو ظاہر ہے کہ ملکی دولت خود بخود بٹتی چلی جائے گی۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اس مبارک تعلیم پر عمل کریں۔

۲۔ دوسرے نمبر پر اسلام کا قانون امداد باہمی ہے جسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک جبری اور دوسرا طوعی۔ جبری قانون نظام زکوٰۃ سے تعلق رکھتا ہے جس کے ذریعہ امیر لوگوں کی دولت پر حالات کے اختلاف کے ساتھ اڑھائی فیصدی شرح سے لے کر بیس فیصدی شرح تک خاص ٹیکس عاید کیا گیا ہے۔ اور اس ٹیکس کے ذریعہ جو روپیہ حاصل ہوتا ہے وہ حکومت وقت یا نظام قومی کی نگرانی کے ماتحت غریبوں اور مسکینوں وغیرہ میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس ٹیکس کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں۔

تؤخذ من اغنیائھم وترد علیٰ فقرائھم (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

یعنی اس زکوٰۃ کے نظام کا مقصد یہ ہے کہ امیروں کے اموال کا ایک حصہ کاٹ کر غریبوں کی طرف لوٹایا جائے۔

اس حدیث میں "لوٹایا جائے" کے پر حکمت الفاظ کے استعمال کرنے میں یہ لطیف اشارہ کرنا بھی مقصود ہے کہ زکوٰۃ کا ٹیکس کوئی صدقہ و خیرات نہیں ہے جو غریبوں کو بطور احسان دیا جاتا ہے بلکہ وہ امیروں کی دولت میں غریبوں کا ابدی حق ہے جو انہیں طبعی طریق پر حاصل ہے کیونکہ جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے ہر مال کے پیدا کرنے میں غریبوں اور مزدوروں کا بھی کافی دخل ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کے نظام کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ خدائے حکیم نے ایسے اموال پر زکوٰۃ کی شرح زیادہ مقرر فرمائی ہے جو تجارت کے چکر میں نہیں آتے۔ چنانچہ مدفون ذخائر پر زکوٰۃ کی شرح بیس فیصدی رکھی گئی ہے۔ اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ جہاں تجارت یا صنعت میں لگے ہوئے روپے میں سے غریب اور مزدور پیشہ لوگ دوسرے طریق پر بھی کچھ نہ کچھ حصہ لے لیتے ہیں وہاں جمع شدہ ذخائر میں انہیں کوئی حصہ نہیں ملتا۔ اس لئے ذخائر میں زکوٰۃ کی شرح بہت بڑھا کر رکھی گئی ہے۔

امدادِ باہمی کے نظام کا دوسرا حصہ طوعی نظام کی صورت میں قائم کیا گیا ہے اور اس نظام کے ماتحت اسلام نے غریبوں اور بے کس لوگوں کی امداد پر اتنا زور دیا ہے کہ حق یہ ہے کہ ایک نیک اور خدا ترس انسان کے لئے یہ صورت بھی قریباً جبری نظام کا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ گو ذاتی نیکی کے معیار کو بلند کرنے اور اخوت کے جذبات کو ترقی دینے کے لئے اسے قانون کی صورت نہیں دی گئی۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا۔ ننگوں کو کپڑا پہنانا۔ مقروضوں کو قرض کی مصیبت سے نجات دلانا۔ بیماروں کے لئے علاج کا انتظام کرانا۔ غریب مسافروں کو ان کی منزل مقصود تک پہنچانا۔ یتیموں اور بیواؤں کو خاک آلود ہونے سے بچانا وغیرہ وغیرہ ایسی نیکیاں ہیں جن کی تحریک و تحریص میں قرآن و حدیث بھرے پڑے ہیں۔ اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی اسوہ اس معاملہ میں یہ تھا کہ رمضان کے متعلق جو غریبوں کی ضروریات کا خاص زمانہ ہوتا ہے اور اس کے بعد عید بھی آنیوالی ہوتی ہے آپ کا ہاتھ غریبوں اور محتاجوں کی امداد میں اس طرح چلتا تھا کہ جس طرح ایک تیز آندھی چلتی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی (صحیح بخاری) الغرض زکوٰۃ کے جبری نظام اور دوسرے صدقات کے طوعی نظام کے ذریعہ اسلام نے امیروں کی دولت کاٹ کر غریبوں کو دینے اور اس طرح ملکی دولت کو سمونے کی ایک عظیم الشان مشینری قائم کر رکھی ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کراچی کا بچہ جار روز سے بیمار ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

سید محمد سعید سنیم دار التجلید لاہور

مشرقی افریقہ میں ۵۸ نفوس کا قبول احمدیت

ملاقاتوں اور لٹریچر کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام۔ پریس کا قیام

رپورٹ احمدیہ مشن مشرقی افریقہ بابت ماہ مارچ ۱۹۴۹ء

(از مکرم مولوی محمد منور صاحب واقف زندگی مبلغ کسمول)

مشرقی افریقہ کا خوبصورت ملک تین حصوں میں منقسم ہے۔ ٹانگا نیکا۔ یوگنڈا اور کینیا۔ ٹانگانیکا کا علاقہ پہلے جرمنوں کے ماتحت تھا۔ لیکن پہلی جنگ عظیم کے نتیجہ میں جرمنوں کو یہ علاقہ چھوڑنا پڑا۔ اور اب یہ حصہ انگریزی حکومت کی ٹرسٹی شپ میں ہے۔ اگرچہ ٹانگانیکا انگریزوں کے قبضہ میں مشرقی افریقہ کے دوسرے حصوں کی نسبت بعد میں آیا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی باقاعدہ اشاعت کا مرکز سب سے پہلے یہی بنا۔ چنانچہ جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ و امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی افریقہ نے اسی علاقہ کے ایک شہر ٹبورا میں پہلا احمدیہ دار التبلیغ قائم کیا۔ کئی سال تک آپ نے خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت ہمت و محنت کے ساتھ اکیلے ہی کام کیا۔ اور اندرونی و بیرونی طور پر جماعت کی مضبوطی کی کوششوں کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے وقار کو بھی عوام اور حکومت کی نظروں میں کامیابی کے ساتھ قائم کیا۔

گذشتہ چند سالوں سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہات کے نتیجہ میں کچھ اور خدام احمدیت کو بھی آپ کی ہدایات کے ماتحت کام کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ اور ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ ہمیں آپ ایسے وسیع تجربہ رکھنے والے رئیس کی نگرانی میسر آئی ہے۔ ایک اجنبی ملک میں تبلیغ کرتے وقت جو مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ بہت حد تک وہ ہمارے راستہ میں حائل نہیں ہوئیں۔ نئے مبلغین کی آمد سے آپ کے کام میں وسعت اور ذمہ واریوں میں اضافہ ہوگیا ہے۔

پریس کا قیام

مشرقی افریقہ کی رپورٹوں کا مطالعہ کرنے والے احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ مولنا شیخ مبارک احمد صاحب کی مساعی جمیلہ کے نتیجہ میں ٹبورا میں ایک خوبصورت مسجد اور دار التبلیغ تعمیر ہو چکے ہیں۔ لیکن احمدیت کا پیغام ہر فرد تک پہنچانے کے لئے ضروری تھا۔ کہ مشن کا ایک پریس بھی ہو۔ یہ معاملہ عرصہ سے آپ کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ سو الحمد للہ کہ اس ماہ میں احمدیہ پرنٹنگ ورکس نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ ایک چھوٹی سی مشین ہے۔ تاہم اس کے قیام کے نتیجہ میں اشاعت لٹریچر میں کافی سہولت پیدا ہو جائے گی۔ اور کچھ آمد کی صورت بھی نکل آئے گی۔ انشاء اللہ۔ مولنا صاحب محترم کی یہ کوشش یقیناً قابل مبارکباد ہے۔

خط و کتابت

چونکہ ایسٹر کے دنوں میں حسب معمول مشرقی افریقہ کی سالانہ تبلیغی کانفرنس ہونے والی تھی۔ اس لئے آپ نے معمولی مرکزی و مقامی خط و کتابت کے علاوہ اس سلسلہ میں بھی بہت سے خطوط لکھے۔ جماعتوں اور مبلغین کو نئے سال کا بجٹ۔ ایجنڈا اور اہم ہدایات وغیرہ بھجوائیں۔ اور خود بھی ضروری تیاری میں مصروف رہے۔ آپ نے تقریباً پچاس خطوط لکھے۔

اپنے مقدس مرکز قادیان سے احمدیوں کو جو وابستگی ہے۔ وہ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ ہر احمدی اس کے لئے اپنے اپنے رنگ میں کوشاں ہے۔ ماہ زیر رپورٹ میں جب مشرقی افریقہ کے لئے ہندوستانی حکومت کے کمشنر دورہ کرتے ہوئے ٹبورا پہنچے۔ تو محترم امیر صاحب نے ان سے خصوصیت سے ملاقات کر کے قادیان کے معاملہ میں حکومت ہندوستان کی سہل انگاری پر افسوس کرتے ہوئے اسکی واپسی کا مطالبہ کیا۔ کمشنر صاحب موصوف نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ان کے جذبات انڈین یونین کے ارباب حل و عقد تک ضرور پہنچا دیں گے۔

ملاقاتوں کے ضمن میں دو اور اصحاب بھی قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے ایک ایلڈرمین ہیں۔ اور دوسرے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں۔ ہر دو اصحاب کے ساتھ آپ کے ذاتی تعلقات ہیں۔ اور وہ آپ کے علمی تفوق اور اسلامی خدمات کے معترف ہیں۔ ان سے آپ نے پردہ وغیرہ اسلامی و سیاسی مسائل پر لمبی گفتگو کی۔ آپ نے اس ماہ میں چھ سو میل سفر کیا۔

ٹبورا مشن

اس مشن میں مولنا جلال الدین صاحب قمر اور معلم امری عبیدی صاحب افریقن مبلغ مقیم ہیں۔ یہاں چونکہ کثرت سے افریقن احمدی ہیں۔ اس لئے ان کی تعلیم و تربیت میں ہر دو مبلغین مصروف رہے۔ مولنا قمر صاحب نے سواحیلی زبان میں خاص مہارت پیدا کر لی ہے۔ آپ قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ نیز افریقن بچوں کو ابتدائی مسائل اور اردو زبان سکھاتے رہے جیل میں جا کر افریقن اور ہندوستانی قیدیوں میں لیکچر دینا۔ درس دینا اور ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کرنا آپ کا معمول ہے۔ ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے گئے۔ اور بائیس میل سائیکل پر سفر کیا۔ ایک دفعہ پانچ پادریوں سے الوہیت مسیح وغیرہ مسائل پر گفتگو ہوئی۔ بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ اور تقریباً ایک گھنٹہ تک بحث جاری رہی۔ سب حاضرین خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی مبلغ کی عیسائیت کے متعلق معلومات پر حیران تھے۔

معلم امری عبیدی صاحب پریس کے بھی منتظم ہیں پہلے چند ماہ انہوں نے ٹریننگ حاصل کی تھی۔ اس ماہ ٹبورا میں پریس کے قیام اور طباعت کی نگرانی وغیرہ کے چند در چند کاموں میں لگے رہے۔ سواحیلی سودات کو ٹائپ کرتے رہے ایک افریقن بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ الحمد للہ۔

ٹانگا مشن

ٹانگانیکا میں ہمارا دوسرا مشن ٹانگا شہر میں ہے۔ اس کے انچارج حکیم محمد ابراہیم صاحب مولوی فاضل ہیں۔ مذہبی لحاظ سے اعلیٰ تعلیم رکھنے کے علاوہ طب میں بھی آپ کو کافی دسترس حاصل ہے۔ بہت سے مریض آپ کے ہاتھ سے شفا پا چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ نے ہر طبقہ کے لوگوں میں مقبولیت حاصل کر لی ہے۔ آپ نے بعض مسلمان شیوخ کو تبلیغ کی اور لٹریچر بھی دیا۔ ایک افریقن انسپکٹر آف سکولز سے ملے اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ سرکاری ہسپتال میں جا کر وہاں کے انچارج اور اس کے سٹاف سے ملے۔ اور مذہبی گفتگو کی۔ ایک عیسائی چیف کو نصف گھنٹہ تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت وغیرہ سمجھائی۔ ایک اجتماع میں آپ نے سواحیلی زبان میں تقریر کی۔ اور پون گھنٹہ تک افریقن عیسائیوں کو جن کی تعداد ستر کے قریب تھی۔ اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ مجموعی طور پر آپ نے کل تین سو بیس افراد کو زبانی تبلیغ کی۔ چار سو میل کے قریب سفر کیا۔ اور پچپن ٹریکٹ تقسیم کئے۔

لنڈی مشن

مولنا فضل الٰہی صاحب بشیر کو چند ماہ ہوئے لنڈی میں تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ٹانگانیکا میں یہ ہمارا تیسرا مشن ہے۔ مسلمان شیوخ احمدیت کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے زیر اثر لوگ مخالفت کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف ان کے غلط الزامات کی تردید اور احمدیت کی حقیقی تعلیم سے انہیں آگاہ کرتے رہے۔ خود تبلیغ کرنے کے علاوہ افریقن نومبایعین کو بھی تبلیغ کے لئے بھیجتے رہے۔ اس ماہ آپ نے کئی شہروں اور دیہات کا دورہ کیا۔ دو سو سے زائد افراد کو تبلیغ کی۔ ساڑھے تین سو میل سفر کیا۔ نوجوان اور سنجیدہ لوگ آپ سے مل کر تحقیقات کر رہے ہیں۔

اروشہ مشن

ٹانگانیکا کے چوتھے مشن کے انچارج مولنا عبد الکریم صاحب شرما ہیں۔ جنہوں نے تھوڑے عرصہ سے وہاں کام شروع کیا ہے۔ آپ وہاں کے علمی طبقہ میں واقفیت کو بڑھا رہے ہیں۔ سکولوں کے اساتذہ طلباء اور کلرکوں وغیرہ سے ملتے اور ان تک احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اس ماہ میں آپ نے تین دیہات کا دورہ کیا۔ ساٹھ افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اور تیس ٹریکٹ تقسیم کئے۔ بعض کتب برائے مطالعہ دیں۔ چار دفعہ جیل میں جا کر قیدیوں کو تبلیغ کی۔

مولنا صاحب کے وہاں جانے سے پہلے میر ضیاء اللہ صاحب واقف زندگی اروشہ میں تجارتی کام کر رہے تھے۔ اس ماہ میں بھی آپ نے اپنا کام کرنے کے علاوہ پچاس افراد کو احمدیت سے روشناس کرایا۔ دکان پر آنے والوں سے بھی مذہبی گفتگو کرتے رہے۔ اروشہ میں دو مسلمان افریقن بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ۔

یوگنڈا

مولنا نور الحق صاحب انور ایک عرصہ سے وہاں کے لوگوں کو بیدار کر رہے تھے۔ اور انہیں اس زمانے کے مصلح کی طرف دعوت دے رہے تھے۔ وہاں کے لوگ نسبتاً زیادہ تعلیم یافتہ ہونے کے باعث اور سنی مسلمانوں کے اثر کی وجہ سے جلدی متوجہ نہ ہوئے۔ آخر آپ کا استقلال رنگ لایا۔ اور آہستہ آہستہ مردہ روحوں میں زندگی کے آثار نظر آنے لگے۔ بعض لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ کچھ بیعت کرنے کے لئے بھی آمادہ ہو گئے۔ نومبر ۴۸ء میں چوہدری عنایت اللہ صاحب کسمول سے تبدیل ہو کر یوگنڈا تشریف لے گئے۔ اور کفر پر حملہ زیادہ قوت کے ساتھ شروع ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ نے ہر دو بھائیوں کی مخلصانہ کوششوں کو نوازا۔ اور احباب یہ سن کر خوش ہوں گے۔ کہ اسی ماہ میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تیس ۳۲ افراد نے بیعت کی۔ فالحمد للہ حمداً کثیراً۔

ان میں سے ایک صاحب حاجی ہیں۔ ایک اور نومبائع بھائی امام مسجد ہیں۔ عربی پڑھنے کی بھی استعداد رکھتے ہیں۔ اور مزید تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں۔

مولنا انور صاحب نومبایعین کو تفسیر قرآن مجید۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھاتے رہے۔ ہر دو مبلغین نے قیدیوں میں باقاعدہ تبلیغ کی۔ ہسپتال اور سکولوں میں جا کر لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور تعلقات قائم کئے۔ ضلع بسوگا کے کئی چیفس کو تفصیلی طور پر اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا اور لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔ دونوں بھائیوں نے چار دیہات کا دورہ کیا۔ تین سو ساٹھ میل سفر کیا۔ ایک سو اسی ۱۸۰ افراد تک انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا۔ سات تقاریر کیں جن میں حاضرین کا اندازہ نو سو کے قریب ہے۔

کینیا کالونی

نیروبی میں مولنا عنایت اللہ صاحب خلیل مبلغ کے فرائض سر انجام دیتے ہیں۔ آپ نہایت باقاعدگی سے

عورتوں اور بچوں کو قرآن شریف اور نماز وغیرہ کے اسباق دیتے ہیں۔ روزانہ نماز فجر کے بعد تذکرہ کا درس دیتے رہے ہفتہ میں ایک بار تمام جماعت کی موجودگی میں تفسیر کبیر کا درس دیتے رہے۔ تعلیمی و تربیتی کام کے علاوہ از لیقن میں بھی جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ سٹیشن پر مسافروں میں لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ دو مرد از لیقنوں کو احمدیہ مسجد میں جانے پر دعوت دے کر انہیں جناب محترم امیر صاحب سے تبلیغ کروائی۔

ماہ زیر رپورٹ میں آپ نے پچپن افراد کو تبلیغ کی دو سو ستر کے قریب ٹریکٹ و کتب تقسیم کیں۔ ایک تقریر لجنہ اماء اللہ نیروبی کے جلسہ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر کی۔

کسمو مشن

کینیا میں دوسرا مشن کسمو کے علاقہ میں قائم ہے۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب اور خاکسار محمد منور اس جگہ متعین ہیں۔ برادرم شاہ صاحب نے مقامی لوگوں میں انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ ضلع کسی کے ڈسٹرکٹ کمشنر سے ملاقات کر کے احمدیت سے تعارف کرایا۔ لوکل نیٹو کونسل کے سیکرٹری صاحب کے دفتر میں جا کر دو گھنٹے تک موثر پیرایہ میں تبلیغ کی۔ وہ پہلے پادری کا کام کرتے تھے۔ اور اسلام کے مخالف تھے اسلامی تعلیم کو نئے رنگ میں سن کر انہوں نے اشتیاق ظاہر کیا اور لٹریچر برائے مطالعہ بھی طلب کیا۔ سپرنٹنڈنٹ کسمو جیل سے بھی مذہبی گفتگو ہوتی۔ خاکسار ایک افریقن احمدی کے ہاں تبلیغ کے لئے اس کے گھر گیا۔ چونکہ وہاں احمدیت نئی نئی پہنچی تھی۔ اس لئے کیتھولک فرقہ کے لوگوں نے ہمارے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کیا۔ اور لوگوں کو ہم سے متنفر کرنے کی کوشش کی۔ اس غرض کے ازالہ کے لئے خاکسار چیف کے گھر پر گیا اور اسے احمدیت کی تعلیم سے آگاہ کیا نیز احمدی و غیر احمدی میں فرق واضح کیا۔ اس کی عدالت میں جا کر بھی اپنی آمد کا مقصد بتایا۔ اور چیف کی طرف سے تمام علاقہ کے معززین کی موجودگی میں یہ اعلان کیا گیا کہ یہ احمدی جماعت کے مبلغ ہیں۔ اور حکومت کی اجازت سے اپنے دین کی اشاعت کر رہے ہیں۔ کسی شخص کو جھگڑا وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں۔ جو اس دین کو پسند کرے وہ اس میں داخل بھی ہو سکتا ہے۔ خاکسار پندرہ یوم وہاں رہا۔ اسسٹنٹ چیف سے بھی ملا۔ روزانہ نومبائعین کو نماز کا سبق اور دیگر ابتدائی مسائل پڑھاتا رہا۔ کافی حد تک وہاں کے لوگوں کی اجنبیت دور ہو گئی ہے۔ ایک افریقن ڈاکٹر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے آگاہ کیا۔ بہت سے طلباء کو بھی احمدیت کی تبلیغ کی۔ دونوں نے بیس دیہات کا دورہ کیا۔ چھ سو تیس افراد تک زبانی پیغام حق پہنچایا ایک ہزار چار سو بیس ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اس غرض کے لئے چھ سو اسی میل سفر کیا۔ اس ماہ کسمو مشن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تیس افراد نے بیعت کی۔ اللّٰھم زد فزد

آخر میں تمام بزرگان اور احباب سے درخواست دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری امداد فرمائے اور فوج در فوج ان کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تحریک جدید کے دفتر دوم سال پنجم کے مجاہد

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال پنجم کے وعدے ۳۱ مارچ تک پورا کرنے والے احباب کی فہرست کا ایک حصہ شائع کرتے ہوئے گذارش ہے۔ ناموں کی اشاعت سے غرض یہ ہے۔ کہ حضور کی خدمت میں نام دعا کے لئے پیش ہو جانے کی اطلاع ہو جائے۔ اور وہ احباب جنہوں نے وعدے پورے نہیں کئے۔ وہ کوشش کر کے جلدی ادا کریں۔ احباب کرام کو یاد رہے۔ کہ ۳۱ مئی تک وعدے پورے کرنا سلسلہ کی ضرورت کے لحاظ سے بہت ضروری ہے۔ اور ۳۱ مئی تک پورا کرنے والے سابقون الاولون میں بھی آتے ہیں۔ کیونکہ ۳۱ مئی کو تحریک جدید کے اس سال کے ۶ ماہ بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

محمد احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل لاہور ۱۰/-/-
ابو المظفر محمد اسمٰعیل صاحب فضل عمر ہوسٹل لاہور ۱۲/-
سیٹھ کرام الٰہی صاحب سیالکوٹ ۲۰/-/-
اہلیہ " " ۸/-/-
راج بی بی صاحبہ جھبوڑاں شیخوپورہ ۵/۸
اہلیہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب کوٹ امیر علی شیخوپورہ ۵/۴
دختر محمد ابراہیم صاحب جھبوڑاں ۵/۴
پیر چراغ علی شاہ صاحب ماگھی لوالہ ۱۱/-
برکت بی بی صاحبہ گوجرانوالہ ۶/-
اہلیہ صاحبہ بابو ثناء اللہ صاحب " ۲۴/-
اقبال بیگم اہلیہ بابو عبد الکریم خان صاحب گوجرانوالہ ۶/-/-
امۃ الہادی بنت شیخ مختار دین صاحب " ۲۰/-
امۃ الرفیق حفیظ " " ۹/-
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت " ۱۰/-
فردوس خاتون اہلیہ شیخ محمود احمد صاحب " ۲۰/-
میاں خوشی محمد صاحب برہم کوٹی حافظ آباد ۲۰/۲
چوہدری رحمت علی صاحب ... گوجرانوالہ ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ و بنت " " ۷/-
چوہدری فضل داد صاحب " ۵/-
" رحمت علی صاحب لوہڑ " ۱۶/-
" فضل حق صاحب قلعہ گوجرانوالہ ۵۱/۸
اہلیہ صاحبہ چوہدری سلطان علی صاحب گجرات ۵/-
استانی رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ منشی رحمت علی صاحب ... ۵/۸
حمیدہ بیگم شہید بنت " " ۵/۶
کلثوم بیگم مرحومہ و رقیہ بیگم صاحبہ " ۵/۶
جہان خان صاحب ماگٹ ۲۰/-
نور محمد صاحب " ۵/-
محمد حیات خان صاحب " ۲۸/-
اکرم علی صاحب تلونڈی کھجور والی ۶/-
غلام محمد صاحب پنڈی بھٹیاں ۵۲/-
چوہدری عبد العلی صاحب ... ۹۱ آر۔بی لائلپور ۱۹/-
اہلیہ " " ۹/-
خواجہ نور الحق صاحب گوجرہ ۱۶/-/-
امۃ الرشید بنت خواجہ عبد الحق صاحب گوجرہ ۹/-
منشی ناصر احمد صاحب پوادی ... ۱۲/۸
جنت بی بی اہلیہ خواجہ عبد الحق صاحب " ۶/-
مسز امۃ الحق صاحبہ " ۲۳/-
نصیرہ بیگم صاحبہ " ۵/۳/-
سید فضل شاہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۶/-
بابو محمد قاسم صاحب " ۵/-
بشیر احمد صاحب " ۵/۴

سعیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو محمد سعید صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۶/-
حیات محمد صاحب " " ۵/۴
سید محمد صادق صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۱۰/۸/-
محمد منظور احمد صاحب سنجی چک ۲۴ لائلپور ۲۳/-
اہلیہ ڈاکٹر عبد الستار صاحب " ۵/۸
ظہور احمد شاہ صاحب " ۵/۲/-
محمودہ بیگم صاحبہ " ۵/۱۲/-
مسعودہ بیگم صاحبہ " ۵/۸
امۃ الرحمٰن بیگم صاحبہ " ۶/۶/-
خطیبہ بیگم صاحبہ " ۶/۶
اہلیہ منظور احمد صاحب سنجی " ۵/۸/۰
چوہدری ولی محمد صاحب آڑھتی " ۵۰/-
سید عبید اللہ شاہ صاحب چک جھمرہ ۲۰/۶
نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ فضل دین صاحب ... لائلپور ۵/۴
عصمت النساء بیگم صاحبہ بنت " ۵/۴
ناظمہ بیگم اہلیہ منشی الیاس الدین صاحب ... ۵/۴
مولوی عنایت اللہ صاحب دیہاتی مبلغ ... ۱۲/۱۲
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ... ۱۰/-
حکیم روشن دین صاحب ... ۳۰/-
امۃ رکھی صاحبہ بیوہ عطا محمد صاحب ... ۵/۸
والدہ عبد الغنی صاحب ... ۶/-
امۃ الحفیظ صاحبہ بنت بہادر خان ۶/-
محمد فضیل صاحب گکھووال ... ۷/۰/-
والدہ محمد خان بہادر نصرت خان صاحب ... لائلپور ۱۵/-
محمد رمضان صاحب ۱۶۹ ... ۱۰/-
قائم دین صاحب ۶۹ گ ب ۵/۱۰
چوہدری محمد شفیع صاحب ۱۴۷ ملیانی لائلپور ۱۷/-
حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب ۲۴۹ لائلپور ۵/۸
شیخ محمد رفیق صاحب ... جھنگ ۶/-
" محمد شفیق صاحب " ۶/-
رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد یٰسین صاحب " ۵/-
چوہدری واسط علی صاحب ... چنیوٹ ۷/-
شیخ محمد اسمٰعیل صاحب " ۱۰/-
عنایت بیگم زوجہ شیخ سلطان علی صاحب چنیوٹ ۵/۴
زبیدہ بیگم بنت سیٹھ محمد صدیق صاحب " ۶/-
اختر النساء صاحبہ اہلیہ مظہر سلیم صاحب " ۱۳/-
بختاور صاحبہ والدہ حافظ عزیز احمد صاحب " ۲۳/-
عائشہ بی بی اہلیہ حاجی محمد ابراہیم صاحب " ۲۵/-
حمیدہ بیگم اہلیہ نذیر احمد صاحب سہگل " ۱۰/-
رحمت بی بی اہلیہ مستری عبد العزیز صاحب " ۵/۴
مریم بیگم اہلیہ شیخ دوست محمد صاحب شمس " ۱۱/-

ہمارا امام!

(از مرزا محمد سیف اللہ خان صاحب فاروق)

ہو مبارک احمدیت کو تیرا جوش و خروش
ارتقا کے میکدہ میں آج ہے مینا بدوش
عقل نے تیری بھلائے صاحب دانش کے ہوش
لفظ جو نکلا ترے منہ سے بنا فردوسِ گوش

تو غزالِ دشتِ نجدِ معرفت کو ہے خرام
غنچہ ہائے دین کو ہے مسکرانے کا پیام

پابرہنہ وادیٔ پرخار میں ہے تیرا گام
قابلِ تقلید عالم ہے ترا ہر ایک کام
پختگی پاتی ہے ہمت سے تری ہر فکر خام
تیری تدبیروں کا کرتا ہے فلک بھی انتظام

بحرِ حکمت کے شناور سب ہیں تیرے دوش پر
احمدیت کے چمن کی ہیں بہاریں جوش پر

تیری ہستی پر یہ اہلِ شرق ہی نازاں نہیں
خاتمِ مغرب میں بھی تاباں ہے تو مثلِ نگیں
غیرتِ فرخندہ اختر ہے تری روشن جبیں
تاجِ گردوں جس کو دیتا ہے خراجِ آفریں

غنچہ ہائے دل گرفتہ کو پیامِ ابتسام
بربطِ خاموش کو تو زیر و بم کا ہے پیام

طرابلس میں جذبات مشتعل ہو رہے ہیں

لنڈن ۱۷ مئی۔ جوں جوں اقوام متحدہ کی اسمبلی کے ... کی قسمت پر فیصلہ کا وقت قریب آ رہا ہے طرابلس یلان کے خلاف عربوں کے جذبات مشتعل ہوتے جا رہے ہیں۔ گو طرابلس میں جذبات ... ہیں لیکن علاقوں میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ دس ہزار عرب ایک میدان میں جمع ہوئے تاکہ وہاں سے شہر کی طرف مارچ کریں۔ لیکن منتظمین کے کہنے پر کہ جب تک اقوام متحدہ کا فیصلہ معلوم نہ ہو جائے وہ منتشر ہو جائیں۔ وہ منتشر ہو گئے۔ ملک کے طول و عرض میں مظاہرے جمع ہو رہے ہیں۔ اور ... دیہاتوں میں کسانوں کو اپنی حمایت پر آمادہ کر رہے ہیں۔ تاکہ وہ بھی احتجاج کی آواز میں شریک ہو سکیں۔

"ڈیلی ٹیلیگراف" کے خاص نامہ نگار کا کہنا ہے کہ مظاہرین کی بڑی تعداد مزدوروں، دکانداروں، اسکول ماسٹروں، کسانوں اور دستکاروں پر مشتمل تھی جن میں ... سیاست سے کوئی سروکار نہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کہا گیا ہے کہ مفتی نے ... خلاف جو ... فتویٰ دیا ... مظاہرہ کیا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ان کا ... طرابلس کے ... اقوام متحدہ کے فیصلے کے بعد قائم نہیں رہ سکتا۔

گو سمجھا جاتا ہے کہ شہروں میں برطانوی اور دوسرے غیر ملکی خاندان محفوظ ہیں۔ لیکن دور دراز آبادیوں میں غیر ملکی باشندوں کی زندگی کو خطرہ ہے۔ (اسٹار)

امریکی صحافی قاہرہ جائیں گے

قاہرہ ۱۸ مئی۔ "الاہرام" کے مطابق واشنگٹن میں مصری سفارت خانہ امریکی صحافیوں کو ... کی طرح مصر آنے کی دعوت دینے کی تجویز پر غور کر رہا ہے۔

وہ دورے کا ... اخراجات ادا کرے گا ... آزاد اخباروں سے ... نہیں ہیں ...

جب یہ پروگرام تیار ہو جائے گا تو ان کو ... کے لئے مصری ... بھیجا جائے گا۔

"الاہرام" کا کہنا ہے کہ اس دعوت کا مقصد یہ ہے کہ امریکی مصر کو اس صورت میں دیکھیں جیسا کہ وہ ہے نہ کہ جیسا صیہونی پروپیگنڈہ نے بنا رکھا ہے (اسٹار)

شام کیلئے زیتون کا تیل

دمشق ۱۸ مئی۔ شام کی وزارت معاشیات نے فلسطینی تاجروں کو شام میں ... فلسطینی زیتون کا تیل ... کرنے کے اجازت ناموں کی پیشکش کی ہے۔ ... اعداد و شمار کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ اس وقت زیتون کے ایک کروڑ درخت ہیں جن سے سالانہ ۲۸ ہزار ... ٹن زیتون اور دس ہزار ... ٹن زیتون کا تیل حاصل ہوتا ہے۔ (اسٹار)

دریائے فرات میں طغیانی

دمشق ۱۸ مئی۔ دریائے فرات میں پانی کی سطح اب سے ۵۰ ۔ ۶ انچ ... بلند ہو گئی ہے۔ زیادہ طغیانی پیدا ہونے کی صورت میں سیلاب کو روکنے کے لئے تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ (اسٹار)

شرق اردن کا شعبہ نشر و اشاعت

عمان ۱۸ مئی۔ توقع ہے کہ یہاں ایک شعبہ نشر و اشاعت قائم کیا جائے گا۔ جو وزارت خارجہ کے ساتھ ملحق ہو گا۔ (اسٹار)

ترکی نے اسرائیل کو تسلیم کیوں کیا؟

قاہرہ ۱۸ مئی۔ "الزمان" لکھتا ہے کہ ترکی پہلا اور غالباً آخری اسلامی ملک ہے جس نے اسرائیل کو تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ ترکی نے علیحدگی کا رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ لہٰذا اس نے یہودی ریاست کو عرب لیگ یا عرب ممالک سے مشورہ کئے بغیر تسلیم کر لیا ہے۔ لیکن باوجود تسلیم کرنے کے اب ترک ان یہودیوں کو "اسرائیل" بھیج کر چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو ترکی میں آباد ہو گئے ہیں۔

"الزمان" نے تبصرہ کیا ہے۔ اس طرح ترکی کے مد نظر صرف اس کا اپنا مفاد ہے۔ اخبار نے مصر اور ترکی کے درمیان زیادہ گہرے تعلقات پر زور دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس وقت دونوں ملکوں کے درمیان علیحدگی کے جذبات ہیں اور مشترکہ مسائل پر آپس میں صلاح مشورے نہیں ہوتے۔ اخبار لکھتا ہے۔ دونوں قوموں کیلئے فائدہ مند ہو گا اگر ان کے تعلقات دوستی اور اشتراک کی بنیادوں پر مستحکم ہو جائیں۔ (اسٹار)

شام لنڈن وفد نہیں بھیجے گا

دمشق ۱۸ مئی۔ یہاں مقامی اور برطانوی حلقوں میں اس اطلاع کی تردید کی گئی ہے کہ شام اور برطانیہ کے تعلقات پر گفتگو کرنے کے لئے ایک شامی وفد لنڈن بھیجا جائے گا۔ (اسٹار)

کیا شنگھائی دوسرا سٹالن گراڈ ثابت ہو گا؟

سرکاری فوج آخری دم تک لڑنے کا عزم رکھتی ہے

ہانگ کانگ ۱۸ مئی۔ گو کمیونسٹ شنگھائی کے دروازوں پر دستک دے رہے ہیں۔ اور اب تمام راہیں فرار کی تقریباً مسدود ہو گئی ہیں۔ لیکن اس کے آثار باقی ہیں۔ نیشنلسٹ شہر بغیر کسی جنگ کے کمیونسٹوں کے حوالے نہیں کریں گے۔ شہر کے مغربی مضافات میں جو لڑائی ہو رہی ہے۔ اس میں مضبوط مزاحمت کی جا رہی ہے۔ اور غیر جانبدار مبصرین کا کہنا ہے کہ نیشنلسٹوں کی ہمتیں حیرت انگیز طریقہ پر بلند ہیں۔ شہر کے دفاع کے لئے بہترین فوجیں جمع ہو گئی ہیں۔ اور شمال میں دو محاذ پر کمیونسٹوں کو روک لیا گیا ہے۔ اور ان کے تمام حملوں کا موثر جواب دیا گیا ہے۔ شنگھائی کے جنوب مشرق میں جزیرہ نما پوتنگ میں کمیونسٹ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ دریائے وانگ پو کے ساتھ ساتھ نیشنلسٹوں کے مواصلات کو کاٹ دیں۔

شنگھائی کے اطراف و جوانب میں نیشنلسٹ ان نازک جنگوں میں بھاری توپوں، ٹینکوں اور خود بخود چلنے والے اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہیں۔ دریائے یانگسی سے جنگی جہاز فوجوں کی مدد کر رہے ہیں۔ پوتنگ کی جنگ میں بڑی تعداد میں ٹینک استعمال کئے جا رہے ہیں۔ اور ہوائی امداد بھی دی جا رہی ہے۔

بہرحال یہ واقعہ ہے کہ نیشنلسٹ شنگھائی کی جنگ اختتام میں تاخیر کرنے کے سوا کچھ اور نہیں کر سکتے ہیں۔ شہر میں ریت کا آخری بورا تک دفاعی حصار کے کام آ گیا ہے جس کو اگر مصمم ارادہ کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ تو نیشنلسٹوں کا شنگھائی کو دوسرا سٹالن گراڈ بنانے کا دعویٰ درست معلوم ہو گا۔ گولیاں چلانے کے لئے برج اور بندوقیں، بڑی بڑی سڑکوں کے ساتھ ساتھ نصب ہیں۔ اور ... بنگلوں کو میدان جنگ بنا دیں گے

کچھ باشندوں نے جنہوں نے مقیم رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اپنے بنگلوں میں کھڑکیوں پر چاولوں کے بورے چڑھا رہے ہیں۔ کیونکہ ان کو ریت میسر نہیں آتی۔ ادھر بدستور ... آنے والے پناہ گزینوں کے دستے شہر ہانگ کانگ کے وسائل پر بار ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۳ ہزار افراد بذریعہ ریل کینٹن سے یہاں پہنچے ہیں۔ کینٹن میں اطلاع ملی ہے کہ حکام دس ہزار افراد کے روزانہ انخلاء کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اخبار ہانگ کانگ ٹیلیگراف نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ کینٹن سے پناہ گزینوں کی آمد پر چین سے احتجاج کرے۔ اخبار کا کہنا ہے۔ کہ اس انخلاء سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محصور فوج کے کمانڈر آبادی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں۔ (اسٹار)

مسئلہ افغانستان پر لیاقت بیون گفتگو

لنڈن ۱۸ مئی۔ اب وثوق سے اس امر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ جب مسٹر لیاقت علی خان لنڈن میں تھے تو انہوں نے علاوہ اور مسائل کے مسئلہ افغانستان پر بھی مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ سے گفتگو کی تھی۔ اس حقیقت کو پوشیدہ نہیں رکھا جا رہا ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی خان افغانستان کے دعووں کو بنظر حقارت دیکھتے ہیں۔ ان کو یہ بتایا گیا کہ برطانیہ نے کابل پر زور دیا کہ وہ اس سلسلہ میں مصالحتی رویہ اختیار کرے۔ اور یہ کہ برطانیہ افغانستان کی معاشی امداد کر سکنے کی امید رکھتا ہے۔

برطانوی بورڈ آف ٹریڈ نے افغانی اونی قالین اور پھل خریدنے کا مسئلہ اٹھایا ہے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اس پر راضی ہو گیا ہے۔ کہ وہ افغانستان کے مال کی نقل و حرکت میں مشکلات پیدا نہیں کرے گا۔ مالی مسائل پر بھی اعلیٰ پیمانے پر غور کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

سیام پھر سے تھائی لینڈ کہلائے گا

لنڈن ۱۸ مئی۔ سرکاری طور پر سیام پھر سے تھائی لینڈ کہلائے گا۔ سفارتی حلقے اس کو کوئی خاص اہمیت نہیں دے رہے ہیں۔ (اسٹار)

چھ ہزار میل لمبی نئی سڑکیں

لاہور ۱۸ مئی۔ حکومت مغربی پنجاب تھل کے علاقے میں سڑکیں تیار کرنے کی ایک لمبی چوڑی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ یہ سڑکیں میانوالی، شاہ پور، جھنگ اور مظفر گڑھ کے علاقوں کو ملائیں گی۔ یہ سکیم تین سال کی ہو گی۔ جس میں ۶ ہزار میل لمبی سڑکیں تیار ہوں گی۔ اور ان پر تین کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

[illegible] پریس ... میں چھپوا کر ... شائع کیا